



رببر معظم کا نئے شمسی سال 1386 کے آغاز پر پیغام - 21 / Mar / 2007

بسم الله الرحمن الرحيم

يا مقلب القلوب والابصار، يا مدبر الليل والنهار، يا محول الحول والاحوال، حول حالنا الى احسن الحال

اللهم صل على علي بن موسى الرضا المرتضى الامام التقى النقي

عید نوروز اور نئے شمسی سال کی آمد کے موقع پر جملہ اہل وطن کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اسی کے ساتھ دنیا بھر میں مقیم ایرانیوں نیز نوروز منانے والی دیگر اقوام، بالخصوص شہداء کے لواحقین، جانبازوں اور ان کے لواحقین نیز ملت ایران کی سرافرازی و سربلندی کے لئے خاطر جدوجہد کرنے اور قربانیاں دینے والے تمام افراد کی خدمت میں بھی نئے سال اور عید نوروز کی آمد پر مبارک پیش کرتا ہوں۔

نوروز کی آمد سے قدرت میں تازگی آجاتی ہے، دنیا پھر سے جواں ہوجاتی ہے، انسان کی مادی زندگی کی فضا تروتازہ ہوجاتی ہے۔ کیا ہی اچھا ہوا گردنیا کی تازگی کے ساتھ ساتھ انسان کا قلب و روح بھی تروتازہ اور نیا ہوجائے، خدا کا ذکر کرنے، اس سے مدد مانگنے اور پرہائے بہن بلکہ پوری انسانیت کی خیر و بہلائی کا پودالگانے سے انسان کا قلب و روح بھی تازہ ہوجاتا ہے۔

نوروز کی رسومات بھی بڑی حسین ہیں۔ دنیا بھر میں تحویل کے وقت ایرانی خدا کو یاد کر کے زندگی میں بنیادی تبدیلی کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ نوروز کی ایک حسین رسم آپسی میل ملاپ، صلہ رحم اور سماجی اکائیوں کے درمیان روابط اور جذبہ ہمدردی کا استحکام ہے۔ دیگر اقوام عالم کے بعض قومی تہواروں سے اگر تقابل کیا جائے کہ جن میں غیر اخلاقی حرکتیں بھی ہوتی ہیں اور اس قسم کے جذبہ ہمدردی کا نام و نشان تک نہیں ہوتا تو اندازہ ہوتا ہے کہ ہم ایرانیوں کا قومی تہوار اور ہمارے شمسی سال کا آغاز ایک تویہ کہ قدرتی بہار سے مقارن ہے جو اپنی جگہ خود ایک امتیاز ہے اس کے ساتھ دیگر بہت سی اچھی اور عمدہ خصوصیات سے لبریز ہے۔ دل میں خوشی، لبوں پہ مسکراہٹ، ایک دوسرے کو خوش آمدید کہنا، ایک دوسرے کے یہاں آنا جانا اور زندگی کے ماحول میں نئی جان ڈالنا وغیرہ بہت ہی اچھی اور پسندیدہ رسومات ہیں جن کے ایرانی قدیم زمانہ سے پابند ہیں اسلام کا مقدس آئین اور شریعت ان سب کی تائید کرتی ہے۔



ایک نظر سنہ 1385 شمسی پر ڈالتے ہیں جو ختم ہو چکا ہے اور ایک نظر سنہ 1386 پر ڈالتے ہیں جو انہیں لمحوں سے شروع ہو رہا ہے سنہ پچاسی (۸۵) مرسل اعظم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نام مبارک سے مزین تھا۔ سال کے آغاز سے لے کر اختتام تک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا تذکرہ ہوتا رہا نیز آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مزید معرفت اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زندگی کی خصوصیات، حالات اور تعلیمات سے آگاہی کے لئے کوششیں کی جاتی رہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معرفت کا میدان بہت وسیع ہے اور درحقیقت ہمارا ہر سال، سال مرسل اعظم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے سنہ پچاسی بھی دیگر سالوں بلکہ انسان کی پوری زندگی ہی کی مثل گوناگوں حوادث، تلخی، شیرینی، اور غموں خوشیوں سے بھرپور زندگی کا یہی حال ہے لیکن مجموعی طور پر میں ملت ایران سے کہہ سکتا ہوں کہ سنہ پچاسی میں ہماری کامیابی، پیشرفت اور خوشیوں کا گراف بالترتیب ناکامی، ٹھہراؤ اور تلخیوں کے مقابلہ میں اونچا رہا ہے۔ اندرونی طور پر ملکی ترقی کے لئے کوششیں ہر جگہ نظر آئیں حکام کے منصوبے اور عمومی اقدامات خوب رہے اس پر انشا اللہ اپنی عزیز قوم سے خطاب (۱) کے دوران مزید روشنی ڈالوں گا۔

عالمی سیاست اور بین الاقوامی سطح پر بھی ایران کے اسلامی جمہوری نظام کو قابل توجہ کامیابیاں ملی ہیں ہمارا ملک اور قوم اسلامی جمہوری نظام کی بدولت دنیا میں سرفراز ہوا ہے ہر موڑ پر ہمارا قومی وقار نیز ہمارے عوام کی دیگر اقوام عالم اور مسلم اقوام کے لئے نرمی و مہربانی نمایاں ہوئی ہے۔ سائنس اور معاشی پیشرفت کے سلسلہ میں ہمارا پختہ عزم کسی حد تک دوسروں پر عیاں ہوا ہے ہمیں بحمد اللہ اندرونی و بیرونی معاملات میں کافی کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔

سنہ 1386 میں قومی تحریک جاری و سار رکھنے کا ہمارا طریقہ کار قومی ضروریات کے عین مطابق ہونا چاہیے یہ ایک حقیقت ہے کہ ہماری قوم، بدعنوان طاغوتی طاقتوں اور اغیار سے وابستہ یا نالائق حکومتوں کے زیر اثر دسیوں سال شاید دو سو سال تک ہر میدان میں پسماندہ رہی ہے اور اب اگر ہمیں اسلام اور اسلامی جمہوری نظام کی بدولت خود آگاہی و خود اعتمادی نصیب ہوئی ہے تو ہمیں یہ طولانی راہیں تیزی سے طے کرنا ہیں ہمارے سر بلند و مایہ ناز ملک ایران کو جس جگہ ہونا چاہیے ابھی ہم اس سے کافی دور ہیں۔ البتہ بلند حوصلوں، بے پایاں امیدوں اور متفقہ قومی جدوجہد کے بغیر یہ مسافت طے کرنا ممکن نہ ہوگا۔

ہماری قوم کے سامنے واضح ہدف ہے "قومی استقلال، قومی وقار اور برخاص وعام کی خوشحالی" ہی ہمارا عظیم قومی ہدف ہے اسلام اور ایمان کی بدولت ان تمام چیزوں کا حصول ممکن ہے ہم نے یہ تجربہ کر کے کامیابی حاصل کی ہے اپنے پسندیدہ اور مطلوبہ مستقبل تک پہنچنے کے دشوار گزار راستوں پر چلنے کی ہماری قوم میں بہت طاقت ہے ہماری ساری قومی توانائیاں اگر بر رخ سے بروئے کار لائی جائیں تو بلا شک ملت ایران اپنی ہر آرزو اور تمنا پوری کر لے گی۔



اسلام کی برکت سے ایرانی قوم میں تحرک پیدا ہوا اور پھر یہ بیداری، امید اور خود اعتمادی آج تک آئے دن بڑھتی رہی ہے لہذا ہر نئے سال کی آمد پر ہمیں اپنے عزم و ارادہ میں نئی جان ڈال کر ایک نئے میدان میں اترنا چاہیے۔

فطری طور پر ہر زندہ قوم کے سامنے چیلنج ہوتے ہیں چیلنج اور زندہ رہنا لازم و ملزوم ہیں ہر زندہ موجود کو اپنے زندہ رہنے کی قیمت چکانا پڑتی ہے تاکہ اپنے اہداف و مقاصد تک پہنچ سکے جہاں زندگی ہوتی ہے وہاں چیلنج بھی ہوتے ہیں رکاوٹیں بھی ہوتی ہیں رکاوٹوں سے عبور کرنا پڑتا ہے جہاں زندگی ہوتی ہے وہاں دشمنیاں بھی ہوتی ہیں دشمنیوں کے مقابلہ کے لئے عمیق فکرو تدبیر کی ضرورت ہے۔ پختہ عزم ہی اس عظیم تحریک کی بنیاد ہونا چاہیے ملت ایران اس قومی عزم کی محتاج ہے آج تک یہی عزم نظر آیا ہے۔ اس میں آئے دن مزید پختگی لانے کی ضرورت ہے۔

عالمی حالات دیکھ کر بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ ملت ایران کے دشمن دو چیزوں کے ذریعہ ہمارے ساتھ دشمنی نکالنا چاہتے ہیں (پوری دنیا میں اس وقت جو چیز محسوس کی جارہی ہے یہی ہے) ایک: اس قوم کی صفوں میں اختلاف ڈالنا، ہمارا اتحاد پارہ پارہ کرنا، اتحاد جیسی عظیم نعمت ہم سے چھین کر ہمیں اندرونی اختلافات میں مبتلا کرنا۔ دوسرے: معاشی مشکلات پیدا کرنا، ایرانی قوم کو خوشحالی اور تعمیر نو کے باب میں اٹھائے جارہے اقدامات سے روکنے کی کوشش۔ یہ دونوں چیزیں دشمن کی مختصر اور درمیانہ مدت پالیسیوں میں دکھائی دے رہی ہیں اگر وہ زبان پر نہ بھی لاتے تب بھی یہ اندازہ لگایا جا سکتا تھا لیکن دشمن خود ان پالیسیوں کے معترف ہیں۔

سنہ چھیاسی میں تمام قومی طاقتیں، ایرانی قوم کے اعلیٰ اہداف کی معتقد طاقتیں، ملکی حکام اور باحوصلہ جوان سب ایک دوسرے کے شانہ بشانہ معیشت کے باب میں سرگرم عمل ہو جائیں۔ معاشی سرگرمیوں کا میدان وسیع ہے خاص طور سے اب جب بنیادی آئین کی دفعہ چوالیس کی پالیسیوں کا اعلان کر دیا گیا ہے، حکام کو جو تاکیدات کی گئی ہیں اور انہوں نے بھی اس باب میں اپنے عزم کا اظہار کیا ہے تو عوام کے لئے معاشی سرگرمیوں کی راہیں کھل گئی ہیں۔ حکام دستیاب سہولیات سے عوام کو آگاہ کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی کوششیں جاری رکھیں؛ ہمارے ملک کی معاشی صلاحیت بہت زیادہ ہے لہذا ایک خوشحال معاشرہ کی تعمیر کے لئے کوشش کی جاسکتی ہے۔

دوسری بات " عوام میں عمومی سطح پر اتحاد" ہمارے دشمن اپنے پروپیگنڈہ، نفسیاتی جنگ اور اپنی گونا گوں خطرناک سازشوں کے ذریعہ ملت ایران کی صفوں میں اختلاف ڈالنا چاہتے ہیں۔ کبھی قوم و قبیلہ کی بنیاد پر، کبھی مسلک کو بہانہ بنا کر اور کبھی پیشہ وارانہ جذبات بھڑکا کے ہمارے اتحاد کا قلع قمع کرنا چاہتے ہیں اس کے علاوہ عالم اسلام کی سطح پر بھی دشمن کی طرف سے سخت کوششیں کی جارہی ہیں تاکہ ملت ایران اور دیگر مسلم معاشروں میں خلیج پیدا کر دی جائے، مسلکی اختلافات کو ہوا دی جائے اور دنیا کے جس کونہ میں بھی ممکن ہوشیہ سنی کو آپس میں لڑوا کر دیگر اقوام و ملل کے درمیان اب تک بڑھتی ایرانی قوم کی عظمت و عزت کا خاتمہ کر دیا جائے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

قوم کو ہوشیار رہنا ہوگا ملک کی تعمیر نو اور سب سے بڑھ کر قومی اتحاد و یکجہتی نیز امت مسلمہ کے درمیان اتحاد قائم رہے۔ عقلمندی، ہوشیاری اور تفکر و تدبیر کے ساتھ یہ اتحاد قائم بھی رکھا جائے اور اسے روز بروز پائیدار و مستحکم بھی کیا جائے اسی لئے میں قوم کے اتحاد کو بہت اہمیت دے رہا ہوں اور میرے خیال سے اس سال کا نام " قومی اتحاد اور اسلامی یکجہتی کا سال " ہونا چاہیے یعنی ملک کے اندر تمام عوامی اکائیوں اور گونا گوں قوموں، مسلکوں اور پیشوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے درمیان اتحاد ہونا چاہیے اور اسی طرح بین الاقوامی سطح پر بھی تمام مسلمانوں نیز امت مسلمہ کے مختلف فرقوں کے درمیان اتحاد، بہائی چارہ اور یکجہتی قائم رہنی چاہیے۔

اس وقت اسلام کی عظمت بھی مسلم اقوام کی غیروابستگی اور ان کے پختہ عزم پر منحصر ہے اب تک الحمد للہ ایرانی قوم اس راہ کی علم برداری ہے اور آئندہ بھی پرچمداری رہے گی۔

خداوند متعال سے دعا ہے کہ وہ ہمارے عظیم امام (رہ) کی ملکوتی روح پر مغفرت نازل کرے اور ان کے درجات بلند فرمائے، انہوں نے ہمیں یہ راستہ دکھایا ہے امید ہے کہ ملت ایران اس راہ میں کامیاب و کامران رہے گی۔

والسلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ